کنویں کے پانی کو متبرک سمجھنا۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی، ولی، پیر، شہید، غوث، قطب اوران کے مزارات بھی اسی طرح کی تعظیم کے لائق ہیں، یا ان بزرگوں کی بھی ایسی ہی تعظیم کرنے سے لوگوں کی مشکلیں دور ہوتی ہیں تو وہ شرک کرتا ہے۔ یہ ''شرک فی العبادات'' ہے۔

## شرک اصغر:

جس کا شرک ہونا بظاہر واضح نہ ہو۔ جو شخص شرک اصغر کا مرتکب ہوا وہ کفر کے مساوی نہیں ہے۔ کیونکہ اس قسم کا شرک اس آدمی سے بھی سرزد ہو جاتا ہے جو اللہ کے سوا کسی کو معبود نہیں مانتا۔ کبھی وہ ایسا صرف نفس کو خوش کرنے کی خاطر کرتا ہے، کبھی دنیا طلبی کی غرض سے، کبھی لوگوں میں رفعت وشرف اور جاہ وعزت پیدا کرنے کی غرض سے۔ اس لئے اس کے عمل میں اللہ کا حصہ ہوتا ہے، نفس کا اور دوسری مخلوق کا بھی۔

اسی قسم کے شرک کے بارے میں رسول ﷺ نے فرمایا:

الشِّرْکُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَخْفَىٰ مِنْ دَبِيْبِ النَّمل

(الجواب الکافی (اردو ترجمہ) از امام ابن قیمؒ ص ۲۹۸)

ترجمہ: شرک اس امت میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ خفی ہوگا۔

صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اس سے ہمیں نجات کیونکر مل سکتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

قل: اللّٰهُم إِنِي أَعُوذُبِکَ أَنْ أُشْرِکَ بِکَ وأنَا أعلَم بِهٖ أَسْتَغفِرُکَ لِمَا لاَ أَعْلَم (صحیح ابن حبان)

ترجمہ: کہو! اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ دانستہ میں تیرے ساتھ شرک کروں اور جو میں

نہیں جانتا اس شرک سے تیری مغفرت چاہتا ہوں۔

ریاء کو بھی شرک اصغر کہا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کا خوف مجھے تم پر سب سے زیادہ ہے، وہ شرک اصغر ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا: ریاکاری۔ (مسند احمد)

اس طرح آپؐ نے مندرجہ ذیل جملوں کو کہنے سے بھی منع فرمایا کیونکہ ان میں شرک کا شائبہ ہے مثلاً ماشاء اللّٰہ وشئت 'جو اللہ اور آپ چاہیں' مالی الا اللّٰہ و انت. اللہ تعالیٰ اور آپ کے سوا میرا کوئی نہیں۔

## اللہ تعالیٰ کی شرک سے بیزاری:

عَن أبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعالیٰ عنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ تعالیٰ أنا أغْنَی الشُّرکَآءِ عَنِ الشِّرکِ، مَن عمِلَ عَمَلاً أشْرَکَ فِیه مَعِیَ غَیرِی تَرَکتُهُ وَشِرْکَه وَ أنَا مِنهُ بَرِیءٌ

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: میں شریکوں میں سے سب سے زیادہ شرک سے بے پرواہ ہوں جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں اس نے میرے ساتھ غیر کو شریک کیا تو میں اس کو اور اس کے شریک کو چھوڑ دیتا ہوں اور اس سے بیزار ہو جاتا ہوں۔

## اللہ تعالیٰ کی توحید سے رغبت:

عَنْ أنسٍ رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ ﷺ قَال اللّٰه تعالیٰ یَا ابنَ آدَمَ إنَّکَ لَو لَقِیتَنِي بِقُرَابِ الأرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیتَنِیُ لاَ تُشرِکُ بِیُ شَیْئًا لَأَ تَیْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. (ترمذی، احمد، دارمی)

ترجمہ: ''انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا:
اے آدم کے بیٹے! اگر تو مجھے دنیا بھر کے گناہ کے ساتھ ملے مگر میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ
ٹھہرایا ہو تو میں دنیا بھر کی بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔''

شرک چونکہ ایک ناقابل معافی جرم ہے اس لئے اسلام نے وہ تمام ذرائع جن کے ذریعے سے شرک کی سرایت یا اس کے بتدریج زیادہ ہونے کا امکان ہو ان پر پابندی لگائی ہے یا ان کی حدود مقرر فرمائی ہے یہ ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

## 1- دم اور تعویذ:

دم اور تعویذ کے بارے میں درست رویئے کو سمجھنا ضروری ہے کیونکہ اس کے متعلق افراط و تفریط کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ ایک گروہ دم تعویز کا قائل اس قدر ہوا کہ شرکیہ اور غیر شرکیہ کی تمیز ختم ہو گئی۔ اور دوسرے نے اتنا رد کیا کہ جائز کو بھی حرام قرار دیا۔ جبکہ حلال کو حرام کرنا بھی اتنا ہی گناہ ہے جتنا حرام کو حلال کرنا۔

مسند احمد کے الفاظ ہیں:

من تعلق تميمة فقد أشرك

ترجمہ: جس نے تمیمہ لٹکایا اس نے شرک کیا۔

ایک اور حدیث کے الفاظ ہیں:

"إن الرقى والتمائم والتولة شرك" (احمد و ابوداؤد)

ترجمہ: دم، تمیمہ اور دھاگے شرکیہ کام ہیں۔

لفظ الرقی، رقیہ کی جمع ہے۔ جس سے مراد شرکیہ دم ہے۔ اس کی ممانعت ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ دم جن میں شرکیہ الفاظ شامل نہ ہوتے تھے نبی اکرمؐ نے

ان کی اجازت دی۔ وہ دم جس میں اللہ کے نام اس کی صفات و آیات قرآنیہ تلاوت کی جائیں وہ آپؐ سے ثابت ہیں اور جائز ہیں۔

عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں: ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ہم نے اس کے متعلق نبی اکرمؐ سے سوال کیا کہ اس کے بارے میں آپؐ کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ دم میرے سامنے پیش کرو۔ اگر اس میں شرک کی آمیزش نہیں ہوتو کوئی حرج نہیں۔ (صحیح مسلم)

جابرؓ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے رقی (شرکیہ دم) کی ممانعت کردی تو آل عمرو بن حزم عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسولؐ ہمارے ہاں ایک دم ہے جس سے ہم بچھو کے کاٹے کا علاج کرتے ہیں اور آپ نے رقی سے منع کردیا۔ پھر انہوں نے وہ دم نبیؐ کو سنایا آپؐ نے فرمایا کہ میں اس میں کوئی برائی نہیں پاتا جو تم میں سے اس سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی استطاعت رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ وہ فائدہ پہنچائے۔ (صحیح مسلم)

یہ دم قرآن وحدیث کا نہ تھا مگر شرکیہ نہ ہونے کی بناء پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز قرار دیا۔ اس کی تائید ایک اور حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

شفاء بنت عبداللہ فرماتی ہیں: ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میں سیّدہ حفصہؓ کے پاس بیٹھی تھی۔ آپؐ نے مجھے فرمایا کہ تم حفصہ کو نملہ کا دم نہیں سکھا دیتی جیسا کہ تم نے اس کو لکھنا سکھایا ہے۔''

ظاہر ہے اگر یہ دم قرآنی آیات یا احادیث رسولؐ پر مشتمل ہوتا تو ام المومنینؓ اس خاتون کو سکھاتیں نہ کہ وہ خاتون سیّدہ حفصہؓ کو۔

اسی طرح آپؐ نے فرمایا:

**علیکم بالشفائین العسل والقرآن** (مشکوۃ ص ۳۹۱)

دو شفاء قرآن اور شہد کو اپنے اوپر لازم پکڑو۔

**فی فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء** (مشکوۃ ص ۱۸۷)

سورہ فاتحہ میں ہر بیماری کیلئے شفا ہے۔

شہد کو کھانے سے اور قرآن کو دم کرنے سے آرام آئے گا۔ یہ ایک طریقہ علاج ہے جسے طب ربانی کہا جاتا ہے۔ ابن التین فرماتے ہیں **ھو الطب الربانی فاذا کان علی لسان الأبرار من الخلق حصل الشفاء باذن اللّٰہ تعالی۔** (تفسیر العزیز الحمید ص ۱۶۶)

ترجمہ: یہ طب ربانی ہے پس جب مخلوق میں سے نیک لوگوں کی زبان سے دم کیا جائے تو اللہ کے حکم سے شفاء ہو جاتی ہے۔

**عن شتیر بن شکل بن حمید عن أبیہ قال قلت : یا نبی اللّٰہ ! علمنی تعویذا أتعوذ بہ قال قل : اللّٰھم انی اعوذبک من شَرِّ سمعی و شر بصری وشر لسانی وشر قلبی وشر منی.**

ترجمہ: صحابی فرماتے ہیں اے اللہ کے نبیؐ مجھے تعویذ (یعنی اللہ کی پناہ میں کیسے آؤں؟) سکھایئے تاکہ میں اس سے پناہ حاصل کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہو اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اپنے کان، آنکھ، دل، زبان اور خواہشات کے شر سے۔ ابو الحسن عبید اللہ مبارک پوری نے اس حدیث کی تخریج میں لکھا ہے، یہ حدیث صحیح سند کے ساتھ ہے۔

## تمائم:

تمائم ان تعویذات کو کہا جاتا ہے جو نظر بد سے محفوظ رہنے کے لئے بچوں کے گلے میں ڈالے جاتے ہیں۔ اگر یہ تعویذ قرآنی آیات پر مشتمل ہوں تو بعض اہل علم نے ان کو جائز قرار دیا ہے جن میں سیّدہ عائشہؓ اور سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص شامل ہیں اور ناجائز قرار دینے والوں میں سیدنا عبداللہ بن مسعود شامل ہیں۔

یونس بن حباب کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے تعویذ کے لٹکانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا ٹھیک ہے بشرطیکہ وہ اللہ کی کتاب یا نبیؐ کے کلام سے ہو اور مجھے حکم دیا کہ میں بخار کا اس سے علاج کروں۔ یونس بن حباب کہتے ہیں میں نے مندرجہ ذیل الفاظ چوتھے کے بخار کے لئے لکھے۔ جسے دم جبرئیل علیہ السلام بھی کہا جاتا ہے۔

اللّٰھم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل اشف صاحب الکتاب .

(کنز العمال ص ۲۹٤ جلد ٥)

ترجمہ: اے جبرائیلؑ: اے میکائیلؑ اور اے اسرافیلؑ کے رب اس صاحب تعویذ (لکھنے والے) کو شفا دے۔

قرآن کا تعویذ لٹکانے کا فتویٰ جائز و ناجائز دونوں پہلو رکھتا ہے۔ مگر افضل طریقہ یہ ہے کہ بیمار کے لئے دعا کی جائے براہ راست اس پر قرآن پڑھا جائے نہ کہ اسے لٹکایا جائے کیونکہ یہ بے حرمتی کا باعث ہوتا ہے اگر بیت الخلاء وغیرہ میں جائیں۔ مزید یہ کہ یہ کاروبار کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ وہ چیزیں جن کی افادیت قرآن وسنت سے ثابت نہیں اور جن کو رسول اکرمؐ نے منع فرمایا وہ پہننا یا ان کے ذریعے کام نکلوانا

شرک ہے مثلاً دفع بلا اور مصائب کیلئے چھلا پہننا' Stones یعنی مختلف پتھروں کا استعمال یا کالے دھاگے بازو' کلائی وغیرہ میں پہننا۔

عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا چھلا دیکھا' آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا یہ واہنہ (کمزوری) کا علاج ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ اتار دے کیونکہ یہ تجھے کمزوری کے سوا کچھ فائدہ نہ دے گا۔

ہمارا ایمان یہ ہونا چاہئے کہ جو طریقے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے بتائے ہیں اور جن چیزوں سے ہمیں پناہ حاصل کرنے' شفا حاصل کرنے کا حکم دیا ہم انہیں اختیار کریں' مگر وہ بھی چند شرائط کے ساتھ۔

☆ نیت یہ ہو کہ اصل شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔
☆ وہ طریقہ اسلام کے بتائے ہوئے احکامات سے متصادم نہ ہو۔
☆ جن اشخاص کے پاس دم/تعویذ کیلئے جایا جائے وہ خود صاحب ایمان و باعمل ہو۔
☆ ان چیزوں کو کاروبار نہ بنایا جائے۔

## 2- جادو

''وہ چیز جس کی وجوہات واسباب انتہائی پوشیدہ ہوں اسے لغت عربی میں سحر کہتے ہیں۔ نیز جادو کو ''سحر'' اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس کا اثر آخری شب میں فجر کے قریب مخفی طور پر پایا جاتا ہے۔''

اس کی مندرجہ ذیل تعریفات ہیں: